© rasailojaraid.com

سازی کے جانگاہ شغل سے دوچار ہیں۔

انھی کے بقول "سیاست میں کوئی بات اصول ہے نہ حرف آخر" کیوں کہ یہ دونوں باتیں جمہوریت کی اساس ہیں مگر ہم حیران ہیں کہ لوگوں کو درسِ جمہوریت دینے والے بابائے جمہوریت خود ایک جاں گسل استقامت سے ایک ہی جگہ گمڑے ہیں جبکہ جمہوری عمل ایک جگہ ٹھہر جانے کو غیر سیاسی اور غیر جمہوری قرار دیتا ہے اور نواب صاحب سیکڑوں بار یہ بھی ارشاد فرما چکے ہیں کہ کل کا دوست آج کا دشمن ہے اور آج کا دوست کل کا دشمن اس کلیے کی بنیاد پر تو خود نواب صاحب نہ کسی کے دوست ہیں نہ دشمن بلکہ مواقع کی نزاکتوں سے نفع اندوزی کے ماہر روزگار ہیں نواب صاحب اپنی اسی مہارت کاملہ کے بل بوتے پر بے نظیر ہمنواؤں سمیت اور علماء جمہوریت کو بھی "ہمنواؤں" سمیت نفع اندوزی کیلئے جمہوریت کے مرگھٹ پر جمع کرنے میں کامیاب ہوگئے اور عن قریب "شریفی حکومت" کو اس کے "جرائم" کی پاداش میں کیفر کردار تک پہنچانے کے عزم صمیم کے ساتھ میدان جمہوریت میں اتر رہے ہیں۔

دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پہ گہر ہونے تک

جمہوریت کے ایسے بہت سے معرکوں میں اگرچہ نواب صاحب قومی سطح کے "ہزیمت زدہ" بزرگ ہیں نواب کالاباغ نے نواب صاحب کے بارے میں کہا تھا "ہی از آ رش" اسی لئے نواب صاحب نے اپنے کل کے تمام دشمنوں کو آج کا دوست بنالیا ہے

میں کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

اگرچہ جبہ سائی کے اس عملِ "مکافات" میں عزتِ نواب بھی جاتی رہی اور شب کی منتوں کے باوجود "بابائے سلطنت نے بابائے تمکنت" کی پیچ چوراہے کے پگ اتاردی پہلے انتخابی شکست دی تھی اسی انتقام کی آگ ہنوز سرد نہ ہوئی تھی کہ عتابی شکست نے اپنا کام تمام کیا

حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

جہاد افغانستان روس اور امریکہ

قیام پاکستان سے بہت پہلے یہود و نصاریٰ کی ملی بھگت سے جنم لینے والے ایک سیاسی و نیم مذہبی طبقہ مرزائیوں نے ارتداد کی تبلیغ کیلیے اپنے دو نمایندے افغانستان بھیجے تو وہاں کی غیور حکومت نے انہیں موت کی وادی میں دھکیل دیا مرزائی اس کا انتقام لینے کے درپے تھے مگر کسی صورت میں کامیابی نہ حاصل کرسکے۔ پاکستان بن جانے کے بعد چونکہ پہلا وزیر خارجہ آنجہانی سر ظفر اللہ خان انگریز کا ٹوڈی بچہ اور مرزائی تھا اس نے اپنی مکروہ خارجہ پالیسی سے افغانیوں سے انتقام لیا اور پاکستان سے افغانستان کی ٹھنی رہی اڈہ انگور نامی جگہ سرحدی تنازعہ کا سبب بنی دیگر عوامل کے ساتھ ساتھ پاک افغان تنازعہ قائم رہا تا آنکہ روس نے سپر پاور ہونے کے نشہ میں افغانستان میں براہ راست مداخلت کی اور قابض ہوگیا اس کے غضب و نہب کا پہلا شکار افغانی علماء بنے اور ہزاروں علماء قتل کردیئے گئے علماء نے ہی اس کمیونسٹ بھیڑیوں کی یلغار کے خلاف فتویٰ دیا اور جہاد کا آغاز بھی کیا رشین حملہ آوروں کو افغان علماء کی قیادت میں مجاہدین نے عبرتناک اور ذلت آمیز شکست فاش دی۔ اس کے ساتھ ہی پوری دنیا سے کمیونزم کا ٹاٹ لپٹنے لگا حتیٰ کہ روس کے اندر بھی جہاد افغانستان کے اثرات پھیل گئے اور روسی وحدت بکھر کر پارہ پارہ ہوگئی ادھر امریکہ نے روس کے حلیف مسلم قوتوں کو بکھیرنے کیلئے یہود و نصاریٰ کو مجتمع کرکے عراق کو تہس نہس کرکے ہمیشہ کیلئے روسی توسیع پسندی کا خاتمہ کردیا۔ گورباچوف نے روسی طمطراق بحال کرنے کیلئے جہاں اندرون روس نئی حکمت عملی کے ماتحت تبدیلیاں پیدا کیں اور کچھ کامیابی حاصل بھی کی اس کے ساتھ ہی افغانستان میں قیام امن نام پر نئی چال چلی اور افغان نمایندوں کو ماسکو میں امن مذاکرات کی دعوت دی جس کی روح صرف کمیونسٹ

© rasailojaraid.com